Newspaper: Inqilab (Script)روزنامہ انقلاب

(Duration: 03 Min. 45 Sec.)

مجھے شکیل حسن شمسی کہتے ہیں۔ میں ہندوستان کا سب سے بڑا اخبار، اردو کا جو ہے، اس کا ایڈیٹر (editor) ہوں۔ اردو جرنلزم (journalism) کی تاریخ جو ہے وہ نائنٹینتھ سینچری (nineteenth century) میں ہی شروع ہو گئی تھی تو ۱۸۲۲ میں ہری ہردتا تھے جنھوں نے جام جہاں نما کے نام سے ایک اخبار ویکلی (weekly) شروع کیا تھا اس کے بعد پھر لاہور اور لکھنو اور دہلی، یہ دھیرے دھیرے یہاں سے اخبار نکلنا شروع ہوئے، لاہور سے زمیں دار انیسویں صدی سے بیسویں صدی کی ابتدا میں ایکدم نکلنا شروع ہوا اور اردو کا بہت مقبول اخبار تھا اس زمانے میں، سنا ہے میں نے کہ تیس ہزار کاپیاں اس کی بکتی تھیں تو تیس ہزار کی آپ سوچیے سرکولیشن (circulation) ہو کسی اخبار کا، اس زمانے میں، جب کہ آپ کو پہونچانے کے لیے اس کو دور دور تک لے جانے کے لیے نہ آج کل کا جیسا نقل و حمل کے ذرائع تھے نہ گاڑیاں تھیں، وہ سارے کے سارے اخبار جو تھے ان کا رویہ جو تھا وہ خبریں پہونچانا نہیں تھا ان کا کام، لوگوں کو بیدار کرنا تھا، لوگوں کے رجحان کو کسی طرف تبدیل کرنا تھا۔ پہلے الہلال نکلا مولانا آزاد مرحوم نے اور انھوں نے پوری ہندوستانیوں کی ذہن سازی کا کام شروع کیا اور وہ چاہتے تھے کہ لوگوں میں وطنیت کے بارے میں سوچیں انگریزوں کے خلاف سوچیں، آزادی کے بارے میں سوچیں، اس وقت تو اخبار جس آدمی سے وابستہ ہوتا تھا وہ اسی کا اخبار ہوتا تھا اور اسی کے خیالات و نظریات اس میں ہوتے تھے اور وہ کس طرح سوچ رہا ہے اور کس طرح عوام کو سوچنے دینا چاہتا ہے وہ، اس پر بات ہوتی تھی۔ تو اس وقت کی ابتدائی جو صحافت تھی اس سے اور آج کی صحافت میں زمین آسمان کا فرق ہے کیوں کہ اس وقت صحافی ہونے کا مطلب یہ تھا کہ آپ بہت اچھے اہل قلم، بہت اچھے صاحب قلم ہو نا ضروری تھا ہر ایڈیٹر (editor) کے لیے۔ آج تو ہر کس و ناکس ایڈیٹر بنا ہوا ہے، ہر کس و ناکس جو ہے وہ کچھ بھی اپنے کو کہہ لے لیکن اس وقت شاعر ،ادیب، شعر کی فہم رکھنے والا، تحریر کو سمجھنے والا، تحریر کو بہترین تحریریں لکھنے والا، مقفیٰ اور مسجع عبارتیں لکھنے والا، بلاغت اور فصاحت پر اعتماد رکھنے والا، بلاغت اور فصاحت کے اوپر یقین رکھنے والا وہی آدمی جو تھا ایک کامیاب بن سکتا تھا ایڈیٹر، اخبار کا۔ ہمارے یہاں اخبار کا مطلب خبر رسانی ہے خبر رسانی، خبر گیری، خبر لے کے خبر پہونچانا، دیکھیے انقلاب بمبئی سے عبدالحمید انصاری صاحب تھے انھوں نے شروع کیا تھا اور ان کا اخبار جو تھا اس کو قریب پچھتر سال ہونے والے ہیں، ۱۹۳۸ میں شروع ہوا تھا وہ اور آزادی سے پہلے شروع ہوا تھا، انقلاب سیکیولر (secular) اخبار تھا، نیشنلسٹ (nationalist) اخبار تھا، وطن پرستی پر بات کی۔ جب بمبئی میں نکلتا تھا ہمیشہ وطن پرستی کا ساتھ دیا لیکن انڈین مسلمس (Indian Muslims) کی بات ہمیشہ کی، ان کے حقوق ہندوستانی مسلمانوں کے حقوق، ان پر ہونے والے مظالم، ان پر ہونے والے ظلم و ستم، فرقہ وارانہ فسادات پر ہونے والی ہلاکتوں، ان کو کبھی اس نے چھپایا نہیں، ان کے بارے میں رائے لکھی ایک ہندوستانی اخبار ہونے کی حیثیت سے۔ اور اسی کی وجہ سے وہ اخبار مقبول رہا کیوں کہ اخبار جب سرکار کا ماوتھ پیس (mouth piece) بن جاتا ہے، جب اخبار کسی حکومت کی زبان بولنے لگتا ہے تو پھر لوگ اس کو خریدتے نہیں ہیں اس کو اس سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں کیونکہ اخبار آدمی اسی وقت پڑھتا ہے جب اس کو لگتا ہے کہ اس میں ہمارا درد موجود ہے۔ وہ جب یہاں آیا تو یہاں پر بھی اس

پالیسی کو ویسا ہی کا ویسا رکھا گیا۔ ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ کمیونیٹی (community) کو یہ فیل (feel) ہونا چاہیے، جو کمیونیٹی پڑھ رہی ہے اس کو یہ فیل (feel) ہونا چاہیے کہ یہ ان کا اخبار ہے۔